سوال: ایک بھائی کا سوال ہے کہ پاکستان کے ایک مفتی کہتے ہیں کہ انسان کی تخلیق کی ارتقاء اور (evolution) قرآن مجید سے ثابت ہے اور آدم علیہ الصلاۃ والسلام پہلے انسان نہیں ہیں انسان پہلے سے موجود تھے لیکن بے عقل تھے اور اُن کی شکلیں بھی درست نہیں تھیں پھر آہستہ آہستہ یہ انسان ایوولو (evolve) ہوا اور جب اُس کی عقل کامل ہوئی اور اُس کا جسم اور شکل اور تخلیق بھی اَحسن ہوئی اسی وقت معجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو پیدا کیا اور نبی بنا کر ان انسانوں کے لیے بھیج دیا اور اس کی جو تخلیق ہے اس کے دلائل قرآن مجید میں موجود ہیں؟ اور پھر چند دلائل وہ کہتے ہیں کہ سورۃ السجدۃ کی آیات کی تفسیر کو ایوولوشن (evolution) کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ کہتا ہے سورۃ السجدۃ کی یہ جو آیات ہیں (آگے ابھی ذکر کرتا ہوں میں) ان کو ایوولوشن (evolution) کے بغیر سمجھ نہیں سکتے کون سے آیات ہیں؟

1-اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝﴾ (السجدۃ:7-9)

کہتا ہے کہ آیت نمبر 7 اور 8 میں پہلے سے انسان موجود تھا ایوولو (evolve) ہوتے ہوتے انسان کا ذکر ہے، اور آیت نمبر 9 میں آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق کا ذکر ہے، اور ﴿اَحْسَنَ﴾ کے لفظ سے ثابت ہوا کہ انسان پہلے اُحسن نہیں تھا بعد میں ایوولو (evolve) ہو کو اُس کی شکل اور عقل دونوں اُحسن ہوئیں۔ یعنی:

(۱) ﴿الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝﴾: مٹی سے انسان پیدا ہوا جو پہلے سے موجود تھا پھر یہ ایوولو (evolve) ہوا اُحسن نہیں تھا آہستہ آہستہ اُس کی شکل وصورت بھی اُحسن ہوئی ایک پرفیکشن (Perfection) کو پہنچی اور بے عقل تھا پہلے پھر عقل بھی اُسے آگئی۔

(۲) ﴿ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝﴾: پھر اُس کی نسل جو ہے ماء مہین سے کہ یہ جو ان انسانوں کی اولاد ہے جو پہلے سے موجود تھی۔

(۳) ﴿ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ﴾: پھر اس انسان کو صحیح کیا ﴿سَوّٰىهُ﴾ پیدا کیا۔

﴿وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ﴾: اپنی روح سے اس میں پھونک ماردی۔

﴿وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝﴾۔ تو اس سے یہ صاحب جو ہیں مفتی صاحب جو ہیں کہتے ہیں کہ اس میں دو مختلف انسانوں کا ذکر ہے، ایک آدم علیہ الصلاۃ والسلام ﴿ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ﴾: آیت نمبر 9 میں، ﴿ثُمَّ﴾ کا لفظ یعنی بعد میں (روح بعد میں پھونکی گئی) تو پہلے سے جس انسان کا ذکر ہے وہ کون سا انسان ہے؟ تو پہلے سے موجود تھا ایک تو بات یہ ہے۔

2-دوسری بات، کہتا ہے کہ سورۃ نوح میں اُطوار کے لفظ کا ذکر ہے جس کا مفرد طور ہے: ﴿وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝﴾ (نوح:14)

اس کا مطلب ہے کہ ایوولو (evolve) ہونا،ایوولوشن (evolution) کی دلیل قرآن میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اطوار میں پیدا کیا؛ اُطوار جمع طور کی ہے اور طور مرحلے کو کہتے ہیں تو انسان ایوولو (evolve) ہوا پہلے کچھ تھا کرتے کرتے پھر ایک مرحلے کو پہنچا جو پرفیکٹ (Perfect) اور بہترین مرحلہ تھا۔

3- تیسری بات، کہتا ہے کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام نبی تھے تو کس کے لیے بھیجے گئے تھے جب انسان موجود ہی نہیں تھے؟

4- چوتھی بات، آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو خلیفہ بنا کر بھیجا گیا اور خلیفہ فیصلہ کرنے کے لیے ہوتا ہے اگر پہلے سے انسان نہیں تھا تو کس کا فیصلہ کرنے کے لیے خلیفہ بنایا گیا؟

5- پانچویں بات، بہن بھائیوں کی آپسی شادیوں کا کوئی جواب یا جواز نہیں بنتا اور اس کا بہترین جواب یہ ہے کہ انسان پہلے سے موجود تھے پھر آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد اور اُن کی آپس میں شادیاں ہوئیں۔

اس مسئلے کی وضاحت چاہتے ہیں اور آپ ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں سوال یہ ہے؟

سوال کا جواب:

1- پہلی بات یہ ہے کہ اجمالی جواب میں میں کہوں گا کہ "**اِنّا لِلّٰهِ وَاِنّا اِلَيْهِ رَاجِعُون**"؛ یہ جملہ کب کہا جاتا ہے؟ جب بہت بڑی مصیبت ہو۔ اور یہ امت اسلام میں بہت بڑی مصیبت ہے کہ کوئی ایسا شخص آئے ٹائٹل مفتی کا ہو اور پھر ایسا فتویٰ دے!

2- یہ شخص بہت بڑے مغالطے اور جہل مرکب کا شکار ہے اور اس نے اپنی اس جہالت سے انسان کی تخلیق کے متعلق اجماع، قرآن مجید کی صحیح تفسیر، سلف کے اقوال، عربی زبان کے اصول کی مخالفت کی ہے بلکہ قرآن مجید کے انداز بیان اور بلاغت اور فصاحت سے بھی ناواقف ہے اسی لیے اُس کی یہ تمام باتیں بے بنیاد ہیں اور غلط ہیں۔

مختصر اور تفصیلی جواب:

اس بندے کو دو مغالطے سب سے پہلے ہوئے:

1- کہتا ہے کہ میں قرآن مجید پہلے پڑھتا تھا سورۃ السجدۃ کی جب تلاوت کرتا تھا تو یہ تین آیتیں میری سمجھ سے باہر تھیں اس کے ﴿ثُمَّ﴾ سے اور ثُمّ ترتیب کے لیے ہوتا ہے پہلے انسان کی بات ہو رہی ہے پھر ثُمّ کا لفظ ہے پھر اس کے بعد آدم علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر ہے اور روح پھونکنے کا ذکر ہے، تو ثُمّ ترتیب کے لیے ہوتا ہے تعقیب یعنی بعد میں تو پھر کیسے سمجھا جا سکتا ہے اس آیت کو میں سمجھنے سے قاصر تھا۔

2- اور دوسری بات کہ بہن بھائیوں کی آپسی شادی جو تھی اس کا کوئی جواز ہی نہیں بنتا کہ کیسے بہن بھائی کی شادی ہوتی تھی جو حرام ہے جائز نہیں ہے۔ تو اس لیے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں مفتی صاحب کہتے ہیں کہ انسان کی تخلیق جو ہے وہ دو چیزوں سے ہوئی ہے دو الگ چیزیں ہیں:

(۱) ایک انسان پہلے سے موجود تھا لیکن بے عقل تھا اُس کی شکل بھی ٹھیک (درست) نہیں تھی۔ وہ ایوولو (evolve) ہو رہا تھا کئی صدیوں سے آرہا تھا۔

(۲) ایوولو (evolve) کرتے کرتے کرتے پھر ایک مرحلے پر پہنچا اُسے عقل آگئی، جوں ہی اُس کی شکل اور عقل درست ہوئی اُحسن ہوئی اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو آسمان میں پیدا کر دیا، معجزانہ طور پر بغیر ماں باپ کے پیدا کر دیا اور پھر ان لوگوں کے لیے زمین پر اللہ تعالیٰ نے نبی اور خلیفہ بنا کر بھیج دیا۔

تو یہ دو بڑی باتیں تھیں کہ جن کی وجہ سے یہ بڑی لمبی کہانی اس بندے کے ذہن میں آئی اور اس نے چاہا کہ معاملہ ایسے ہو سکتا ہے اس نے سوچا اور شیطان کے وسوسوں کی بنیاد پر اس بندے نے یہ جواب دے دیا اب یہ بندہ اس کی نشر واشاعت کر رہا ہے اور کئی لوگ اِس کی اِس عجیب بات کو عجیب فتوے کو مان بھی رہے، ہیں عجب بات یہ ہے!

1- پہلی بات یہ ہے جو اس آیت کریمہ میں، اس بندے نے ذکر کیا ہے، میں نے کہا کہ ایک تو قرآن مجید کی تفسیر جو سلف کی تفسیر ہے اُس کی مخالفت ہے، احادیث کی مخالفت ہے (تمام احادیث کی)، انسان کی تخلیق کے تعلق سے اجماع کی مخالفت ہے، فہم سلف کی مخالفت ہے۔ آپ تفسیر کی کتاب اُٹھا کر دیکھ لیں تمام سلف کی تفسیر دیکھ لیں کہ انسان کی تخلیق آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے ہوئی کسی ایک نے بھی نہیں کہا کسی ایک نے بھی اختلاف نہیں کیا کہ کسی اور سے ہوئی ہے سلف میں سے، بعد میں معتزلہ آئے بعد میں کہیں پر کوئی شاذ و نادر قول ہوتے ہیں کئی لوگوں نے کچھ باتیں کی ہیں اُن کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

2- اور پھر عربی زبان کی مخالفت تو قرآن مجید کے جو انداز بیان کی بلاغت ہے اُس کی مخالفت بھی ہوئی ہے، اب عربی زبان میں ثُمّ کا حرف جو ہے (ذرا اس بندے کو سمجھ آجائے) ثُمّ کا حرف عربی زبان میں ترتیب اور تعقیب کے لیے بھی ہوتا ہے کہ "پھر بعد میں" یہ بھی ہوتا ہے اور واؤ کے حرف کی جگہ بھی لے لیتا ہے ثُمّ (یعنی بغیر ترتیب کے اور تعقیب کے)۔

جیسے آپ کہتے ہیں کہ:

(۱) میں اور فلاں کمرے میں داخل ہوئے تو اس میں آگے پیچھے کون ہے کوئی پتہ نہیں ہے ایک ساتھ بھی ہو سکتے ہیں یا ایک دوسرے کے آگے پیچھے بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ حرف الواؤ میں ترتیب نہیں ہوتی۔

(۲) میں پھر فلاں کمرے میں داخل ہوئے تو مطلب کہ پہلے میں پھر دوسرا شخص داخل ہوا۔

تو عربی زبان میں ثُمّ بعض اوقات واؤ کے حرف کا معنی لے لیتا ہے اور یہ انداز بیان کی خوبصورتی ہوتی ہے قرآن مجید کے، اس کی ایک دو مثالیں میں آپ کو دے دوں۔

1- قرآن مجید میں آپ یہ دیکھیں کہ پہلے قرآن نازل ہوا یا تورات نازل ہوئی؟ قرآن یا تورات پہلے کون سی کتاب نازل ہوئی؟ تورات۔

موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پہلے ہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے ہیں؟ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پہلے ہیں قرآن مجید میں واضح ہے۔

اور موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر کون سی کتاب نازل ہوئی ؟ تورات نازل ہوئی۔

اب ذرا غور سے دیکھیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سورۃ الانعام آیت نمبر 153 اور 154 میں:

﴿...ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝١٥٣﴾ (الانعام:153)

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں قرآن مجید میں سے جو احکام اور ذکر فرمایا ہے پھر فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ...﴾ إلي آخر الآية (الانعام:154)

﴿ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ﴾: ﴿ثُمَّ﴾ کیا مطلب ہے قرآن کے بعد ؟ نہیں۔

پھر ﴿ثُمَّ﴾ کا لفظ کیوں ہے ؟ ﴿ثُمَّ﴾ کا معنی یہاں پر واؤ ہے: "اور موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو بھی ہم نے کتاب دی ہے"۔

تو یہاں پر ﴿ثُمَّ﴾ ترتیب کے لیے نہیں، ترتیب یہ ہے کہ قرآن بعد میں تورات پہلے ہے لیکن ﴿ثُمَّ﴾ کے لفظ سے یہ ثابت ہوا کہ بعض اوقات قرآن مجید میں بھی عربی زبان میں الگ ہے شعر و شاعری میں "واو" کی جگہ "ثم" کئی جگہ شاعروں نے اس کو بیان کیا ہے، میرے پاس وقت نہیں کہ میں بیان کروں لیکن قرآن مجید میں بھی یہ معنی لیا گیا ہے۔

2-دوسری مثال دیکھ لیں:

﴿وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝٨٢﴾ (طه:82)

﴿وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ﴾: غفار۔ ﴿لِّمَنْ تَابَ﴾: جس نے توبہ کی ہے۔

﴿وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝٨٢﴾: ہدایت جو ہے وہ توبہ سے پہلے ہے یا توبہ کے بعد ہے ؟ بھئی جب توبہ کرتے ہیں تو ہدایت یافتہ ہونا چاہتا ہوں نا یا نہیں ؟ کیونکہ توبہ کی شرطوں میں سے پہلی ندامت ہے، پھر گناہوں سے رُک جانا، پھر عزم کرنا کہ واپس نہیں پلٹنا اسے کیا کہتے ہیں ہدایت کہتے ہیں کہ نہیں ؟ تو پہلے عزم ہو چکا تھا نا ؟ جب ہدایت دونوں کے لیے لازمی ہے پہلے بھی بعد میں بھی (یاد رکھیں استقامت اور ہدایت پہلے بھی بعد میں بھی) تو اس لیے ﴿ثُمَّ﴾ کا لفظ استعمال کیا ہے تو ﴿ثُمَّ﴾ میں دونوں ہیں کہ نہیں ؟

تو واؤ کا لفظ اور ثُمّ دونوں کو ﴿ثُمَّ﴾ بیان کیا گیا ہے اگر واؤ ہوتا تو بات کا معنی چلا جاتا، تو ہے وہاں پر واؤ لیکن ﴿ثُمَّ﴾ کے معنی میں دونوں شامل ہیں اور یہ خوبصورتی ہے انداز بیان کی کمال دیکھیں آپ !

3-اچھا اور مثالیں دیکھ لیں آپ سورۃ الزمر آیت نمبر 6 میں:

﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا ...﴾ (الزمر:6)

﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾: تمہیں پیدا کیا ہے ایک ہی نفس سے (تمہیں، مخلوقات کو)۔

﴿ثُمَّ جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا﴾: پھر اُس سے اُس کی زوج کو پیدا کیا۔

تو پہلے حوا علیہا الصلاۃ والسلام کی تخلیق ہوئی یا اولاد کی تخلیق ہوئی حوا علیہا الصلاۃ والسلام پہلے ہیں نا؟

آدم علیہ الصلاۃ والسلام، پھر آدم سے حوا علیھا الصلاۃ والسلام بس ایسے پیدا ہوئیں پھر دونوں سے اولاد پیدا ہوئیں۔

لیکن ذرا غور کریں: ﴿خَلَقَكُمۡ﴾ (تمہیں پیدا کیا) ﴿مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ (ایک ہی نفس سے)؛ تمہیں پیدا کیا تو کس کا ذکر پہلے ہے؟ اولاد کا ذرّیت کا۔

﴿ثُمَّ جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا﴾ (پھر اس میں سے اُن کی بیوی کو بھی پیدا کیا)؛ تو بیوی پہلے ہے یا اولاد پہلے ہے؟ بیوی پہلے ہے نا اولاد کیسے پہلے ہو سکتی ہے؟! تو ﴿ثُمَّ﴾ کا یہاں پر کیا معنی ہے؟ واؤ، حرف الواؤ کی جگہ ﴿ثُمَّ﴾ کا لفظ ہے۔

اس کی دلیل سورۃ الاعراف آیت نمبر 189 میں:

﴿هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِيَسۡكُنَ اِلَيۡهَا﴾ (الاعراف:189)

وہاں پر کون سا حرف ہے؟ ﴿ثُمَّ﴾۔ یہاں پر ﴿وَّ﴾ ہے ثُمَّ نہیں ہے۔

تو قرآن کی بہترین تفسیر قرآن مجید خود ہے جیسا کہ جو اصل ﴿وَّ﴾ ہے جیسا کہ سورۃ الاعراف کی آیت میں ہے 189 میں تو وہاں پر واؤ کی تعبیر ﴿ثُمَّ﴾ سے کی گئی ہے واضح ہے؟

تو یہاں پر جو آپ کو غلط فہمی ہوئی تھی نا بنیادی طور پر:

1-جو آپ کو بہت بڑا مغالطہ ہوا ہے سورۃ السجدۃ کی تین آیتوں کی تفسیر میں کہ ﴿ثُمَّ﴾ سے بات ذہن میں سمجھ میں نہیں آتی کہ ﴿ثُمَّ﴾ کیوں ہے؟ ﴿ثُمَّ﴾ کا معنی یہاں پر واؤ کا حرف ہے نا کہ ﴿ثُمَّ﴾ جو ہے ترتیب کے لیے ہے اور ثبوت قرآن سے میں نے دے دیا ہے آپ کو کہ قرآن مجید میں یہ ثبوت موجود ہے کہ "ثُمَّ" واؤ کی جگہ بھی لے لیتا ہے اور سورۃ السجدۃ میں بھی یہی معنی ہے کہ ﴿ثُمَّ﴾ کی جگہ اصل معنی واؤ کا ہے لیکن ﴿ثُمَّ﴾ سے تعبیر کیا گیا ہے یہ قرآن مجید کے انداز بیان کی خوبصورتی ہے۔

2-دوسری بات کہ اس سے ڈارونز تھیوری (Darwin's theory) کو آپ ثابت کر رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ ڈارونز تھیوری (Darwin's theory) غلط ہے، لیکن عجب بات دیکھیں آپ کہ جو انسان پہلے سے موجود ہے غور کریں ذرا کہ شکل بگڑی ہوئی تھی عقل نہیں تھی وہ ایوولو (evolve) ہوتے ہوتے ایک مرحلے تک پہنچا جب اسے عقل آ گئی! تو مجھے اس مرحلے کی ایک دلیل دکھا دیں بس کہاں ہے؟!

ڈارونز تھیوری (Darwin's theory) والے کہتے ہیں "Bigfoot"، بندر تھا چلتے چلتے ایوولو (evolve) کرتے کرتے وہ ایک "Bigfoot" بن گیا جو آدھا انسان آدھا بندر تھا اگلا مرحلہ انسان کا تھا۔

یہی کہتے ہیں نا اب "Bigfoot" ہے کہیں پر تاریخ میں؟! آج تک ثابت نہیں کر سکے! ہے ہی نہیں کیونکہ انسان بندر سے پیدا ہی نہیں ہوا بھئی! یہ بندہ دبے لفظوں میں کیا کہہ رہا ہے غور کریں ذرا کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق آسمان پر ہوئی الگ ہے وہ جو پہلے انسان موجود تھا ڈارونز تھیوری (Darwin's theory) کو آپ دیکھیں اور اس کی بات کو دیکھیں کوئی فرق ہے؟!

انسان کی شکل اور عقل دونوں ٹھیک؟ بے عقل تھا بے شکل تھا ایوولو (evolve) کرتے کرتے شکل بھی بہترین ہوئی عقل بھی آگئی، اور ڈارونز تھیوری (Darwin's theory) والے کہتے ہیں کہ انسان بندر تھا ایوولو (evolve) کرتے کرتے کرتے انسان بن گیا عقل بھی آگئی شکل بھی انسان کی آگئی کوئی فرق ہے؟! اللہ کے لیے بتائیں کوئی فرق ہے؟! تو میرے بھائی! اتنی بڑی غلطی، جسارت!

بائبل والوں نے (جو تحریف شدہ بائبل ہے) یہودیوں نے نصاریٰ نے اس کا انکار کیا ہے کہا ہے کہ ڈارونز تھیوری (Darwin's theory) غلط ہے کیونکہ انسان بندر کی اولاد نہیں ہے انسان آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد ہے اور یہ مسلمان قرآن کی تلاوت کرنے والے مفتی صاحب کہتے ہیں کہ انسان یعنی اُس نے یہ نہیں کہا ہے جرأت نہیں کی بندر کی کہتا تو پھر پکڑا جاتا لیکن اُس نے کتنے خوبصورت انداز سے کہا کہ انسان بے شکل تھا بے عقل تھا۔

اور بندر کیا ہے؟ اس کے اسی جملے کو لے لیں کہ بندر کیا ہے بے شکل بے عقل ہے کہ نہیں؟ اگر وہ کہہ دیتا کہ بندر تھا پھر ایوولو (evolve) ہوتے ہوتے اسے عقل آگئی انسان ہو گیا تو پھر اس کی موت تھی نا پکڑا جاتا کہ دیکھو تم تو ڈارونز تھیوری (Darwin's theory) کی بات کر رہے ہو لیکن دبے لفظوں میں اس تھیوری (Theory) کو وہ بندہ جو ہے ثابت کر رہا ہے۔

3- تیسری بات جو اس کو اور غلط فہمی ہوئی، کہتا ہے کہ سورۃ نوح میں اَطوار کا ذکر ہے اور ایوولوشن (evolution) ثابت ہے؛ تو یہ آپ کا اور بڑا مغالطہ اور بیوقوفی میں سمجھتا ہوں بہت بڑی واللہ! غلط فہمی ہے:

﴿اَطْوَارًا﴾ جو قرآن مجید میں ہے تو قرآن مجید کی بہترین تفسیر کیا ہے میں نے کہا ہے کہ قرآن مجید ہے؛ اَطوار مرحلے ہوتے ہیں ایوولو (evolve) ہونا معنی اس کا ہے لیکن وہ ایوولو (evolve) ہونا جو ڈارون (Darwin) کی تھیوری میں ہے یا وہ ایوولو (evolve) ہونا جو قرآن مجید میں ہے؟ دونوں میں فرق ہے تو آپ نے کس ایوولوشن (evolution) کا معنی لیا ہے ایوولو (evolve) ہونا؟

دیکھیں معنی اَطوار کا ایوولو (evolve) ہونا ہے ایوولو (evolve) ہونا یعنی ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں منتقل ہونا بدل جانا، ایوولو (evolve) بہتری کی طرف جانا تبدیلی آنا، یہ سارے معنی اس لفظ کے اندر شامل ہیں۔

انسان مٹی سے پیدا ہوا نطفے کا ذکر ہے، مٹی سے نطفہ بنا، نطفے سے علقۃ بنا، علقۃ سے مضغۃ بنا، مخلقۃ اور غیر مخلقۃ بنا، پھر عظام ہے:

﴿...فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۚ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ...﴾ (المؤمنون:14)، طفل کی بات ہے چھوٹے بچے کی بات ہے، پھر اُس انسان کی بات ہے جو ماں کے پیٹ کے اندر ہے، پھر اس کی طفولت بچپن کا مرحلہ ہے دو سال دودھ پینے کا مرحلہ ہے، پھر اس کے بڑے ہونے کا مرحلہ ہے، ایڈولسنٹ (Adolescent) کی عمر ہے، پھر اس کی استوی اور عقل کا مکلف جو ہے تکلیف کا مرحلہ ہے، پھر انسان کا چالیس سال کا مرحلہ ہے

چالیس سال کو پہنچ گیا ہے کہ اپنی بہترین ساخت پر آگیا ہے انسان، پھر بڑھاپے کا ذکر ہے کہ نہیں؟! ﴿وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ﴾

(جسے ہم عمر رسیدہ کر دیں تو اس کو اوندھا کر دیتے ہیں خلق میں) (یس:68)۔

تو طفل کا ذکر ہے، انسان کی شدت کہ بہترین ساخت پر اُس کو پیدا کیا چالیس سال کا ذکر ہے بڑھاپے کا ذکر ہے یہ کیا ہے سارا؟ مٹی سے لے کر بڑھاپے تک کا ذکر کیا ہے یہ اطوار ہیں کہ نہیں؟ قرآن مجید اس ایوولوشن (evolution) کی بات کر رہا ہے۔

آپ جناب کس ایوولوشن (evolution) کی بات کر رہے ہیں؟! قرآن مجید سے ہٹ کر کہتے ہیں کہ یہ جو ماں کے پیٹ کے اندر کا مرحلہ ہے یہ مکمل ایوولوشن (evolution) نہیں ہے!

وہ بندر سے لے کر پتہ نہیں انسان تک پہنچانے والا مرحلہ یہ ایوولوشن (evolution) ہے آپ کے نزدیک؟!

یہ ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سورۃ نوح میں یہ فرما رہے ہیں ﴿خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا﴾ کہ وہ طور جو ڈارونز تھیوری (Darwin's theory) میں ہے (نعوذ باللہ) جو انسان بندر سے آیا ہے بد شکل تھا پھر اس کی شکل اچھی ہوئی اور پھر اسے عقل بھی آگئی؟! (إنا لله وإنا إليه راجعون)۔

یعنی سورۃ المؤمنون اور سورۃ غافر کی ایک یا دو آیتیں پڑھ دیتا ہوں میں جس ایوولوشن (evolution) کی یہ بندہ بات کر رہا ہے اُطوار کی جو اُس نے تفسیر بیان کی ہے اس اُطوار کی سورۃ نوح میں: ﴿وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝۱۴﴾ (نوح:14)؛ یہ مجمل ہے اس کی تفصیل کہاں پر ہے؟

(۱) سورۃ المؤمنون آیت نمبر 12 اور 13 میں دیکھیں آپ:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝۱۲﴾ (المؤمنون:12): یہاں پر کس چیز سے؟ ﴿سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ﴾۔

﴿ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝۱۳﴾ (المؤمنون:13): ﴿نُطْفَةً﴾۔

ابھی طین تھا ابھی نطفہ ہو گیا ہے۔

﴿ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً﴾ (المؤمنون:14): ﴿عَلَقَةً﴾۔

﴿فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً﴾ (المؤمنون:14): اور مرحلہ: ﴿مُضْغَةً﴾۔

﴿فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا﴾ (المؤمنون:14): ہڈیاں، عظام۔

﴿فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا﴾ (المؤمنون:14): پھر گوشت کا ذکر ہے۔

﴿ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝۱۴﴾ (المؤمنون:14)۔

(۲) سورۃ غافر آیت نمبر 67 میں دیکھیں:

﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ...﴾ (غافر:67)

اب کون سی بات آئی ہے؟ اب بچے کی بات ہے: ﴿يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا﴾۔

﴿ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ﴾ (غافر:67): اب جوانی کی بات آگئی ہے۔

﴿ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا﴾ (غافر:67): بڑھاپے کی بات بھی آگئی ہے۔

﴿وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾﴾ (غافر:67): تاکہ تمہیں عقل آجائے۔

عقل ہے؟!

﴿وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾: عقل والی بات کرتے ہیں کہ بندر سے ایوولو (evolve) ہو کر انسان بنا، یا بے شکلے سے بعقلے سے ایوولو (evolve) ہو کر عقل والا شکل والا انسان بنا؟! اللہ تعالٰی نے کیا فرمایا ہے؟

یہ وہ ہے تفصیل اور تفسیر ﴿وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٤﴾﴾ اِن دونوں آیات کو دیکھ لیں بس آپ۔

4- پھر کہتے ہیں کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام نبی تھے تو کس کے لیے بھیجے گئے جب انسان موجود نہیں تھے؟(سبحان اللہ)۔

انسان اول یاد رکھیں انسان اوّل جاہل نہیں تھا، انسان اوّل بے عقلا نہیں تھا، بے شکلا نہیں تھا، بیوقوف نہیں تھا، انسان اوّل پتھروں والی زندگی نہیں گزارتا تھا، انسان اوّل اللہ کا نبی تھا عالم تھا حسن اخلاق والا تھا، اچھی شکل وصورت والا تھا، اللہ تعالٰی نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا اسے، توحید پر قائم اور اللہ تعالٰی کی وحی بھی نازل ہوتی تھی۔ انسان کا اپنا گھرانہ ہے وہ خود اور اپنی بیوی کے ساتھ زمین پر نازل ہوئے تو وحی کے بغیر اس دنیا میں کیسے رہنا ہے کیسے جانور ہیں اور دنیا ہے اور زندگی ہے کیسے بِتاؤں میں تو وحی کی ضرورت ہے کہ نہیں؟! یہ کس نے کہا ہے کہ اس کے لیے اور بہت ساری بھیڑ کی ضرورت ہے؟! آپ کی اپنی زندگی ہے کیسے آپ نے بسر کرنی ہے۔ پتہ ہے آپ کو کہ نئی جگہ پر کسی چیز کا پتہ نہیں ہے آپ کو کیا حلال ہے کیا حرام ہے کون بتائے گا؟! یا تو عقل کو استعمال کریں اپنی مرضی کریں تو پھر نبی کیوں ہے؟!

اس لیے عقل کی جگہ ہی نہیں ہے نبی ہیں تاکہ پتہ چلے کہ حلال کیا ہے حرام کیا ہے، زندگی کیسے گزارنی ہے، بیوی کے حقوق کیا ہیں، بچے ہیں اُن کے حقوق کیا ہیں، کیسے رہنا ہے کیا رہن سہن ہے، آپس میں مسئلہ ہو گیا ہے کیا صحیح ہے کیا غلط ہے وحی کی ضرورت ہے کہ نہیں؟!

تو یہ کہاں سے بات آگئی ہے کہ جب تک اور انسان نہیں ہوں گے دنیا میں تو نبی کے بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے؟!

یہ تمہاری غلط عقل اور غلط سوچ کا نتیجہ ہے کیونکہ مسئلہ پتہ ہے کہاں پر ہوا ہے؟

ہم نے ہمیشہ کہا ہے کہ عقیدے کے اصولوں میں سے ایک بڑا خوبصورت اصول ہے **"دلیل اور استدلال"** دلیل اور استدلال میں اہل سنت والجماعت کیا کرتے ہیں؟ پہلے فیصلہ حکم نہیں جاری کرتے بلکہ دلیل کی روشنی میں حکم بعد میں جاری کرتے ہیں کہ یہ دلیل ہے یہ حکم یہ فیصلہ ہے پھر بات کرتے ہیں۔

اہل بدعت کیا کرتے ہیں؟ پہلے فیصلہ کرتے ہیں حکم جاری کرتے ہیں فتویٰ دیتے ہیں پھر اس کو ثابت کرنے کے لیے دلیل ڈھونڈتے ہیں۔

اس بندے کے ساتھ کیا ہوا؟ اُس نے کہہ دیا کہ انسان آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے موجود تھا کیونکہ یہ سورۃ السجدۃ کی آیت میری سمجھ میں نہیں ہے اور بہن بھائی کی شادی ممکن نہیں ہے اس لیے انسان پہلے سے ہونا چاہیے۔

فتویٰ ہو گیا نا اب اُس کو ڈھونڈا قرآن مجید میں ﴿اَطْوَارًا﴾ کا لفظ آ گیا، ڈارونز تھیوری (Darwin's theory) میں اَطوار کا ترجمہ دیکھا کہتا ہے کہ خود گوگل سرچ (Google Search) کر کے دیکھ لیں اَطوار کا معنیٰ کیا ہے، ایوولوشن (evolution) ہے انگلش میں؛ وہ بھی اُس کو مل گیا۔ اب پہلے فتویٰ دیا، پھر دلیل دھونڈی، اور غلط اُس کو چپکا دیا یہ ہمیشہ اہل بدعت کا طریقہ رہا ہے۔

اہل سنت والجماعت کا طریقہ کیا ہے؟ یہ عقیدے کا اصولی مسئلہ ہے عام مسئلہ نہیں ہے کہ دلیل اور استدلال میں دلیل پہلے ڈھونڈتے ہیں پھر فتویٰ دیتے ہیں، اللہ کے لیے اس مسئلے کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ پہلے دلیل کی روشنی ہو پھر آپ بات کریں۔

5- اگلی بات کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو خلیفہ بنا کر بھیجا؛ کہتا ہے کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو خلیفہ بنا کر بھیجا گیا اور خلیفہ فیصلہ کرنے کے لیے ہوتا ہے اگر پہلے سے انسان نہیں تھے تو کس کا فیصلہ کرنے کے خلیفہ بنایا؟

پہلی بات یہ ہے کہ خلیفہ صرف فیصلے کے لیے نہیں ہوتا: ﴿لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ﴾ (النور:55)؛ تاکہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے دین کی اقامت ہو اور اس میں جو بھلائی ہے اور دنیا میں تبلیغ ہو سب کی نشر واشاعت ہو دین کا قیام ہو اور اس میں فیصلہ کرنا بھی شامل ہے تو خلیفہ صرف فیصلہ نہیں کرتا؛ کیونکہ ثبوت میں دلیل پیش کرتے ہیں داود علیہ الصلاۃ والسلام کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خلیفہ تمہیں بنا کر بھیجا ہے تاکہ صحیح فیصلہ کرو۔ تو خلیفہ صرف فیصلہ نہیں کرتا فیصلہ کرنا اُس کی خلافت کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ تو آپ کے نزدیک صرف خلیفہ اس لیے ہے کہ فیصلہ ہی کرنا ہے بس اور فیصلہ صرف اُن کے لیے کرتا ہے جو الگ سے پہلے سے لوگ موجود ہوں؟! بیوی کے حقوق میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے، حلال حرام میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے، جھگڑے میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے؛ بیوی سے جھگڑا ہو گیا ہے فیصلہ کرنا ہے، اولاد ہے آپس میں جھگڑا ہو گیا ہے فیصلہ کرنا ہے کہ نہیں کرنا؟! تو خلیفہ بنا کر بھیجا صرف فیصلے کے لیے نہیں بلکہ اس خلافت کے تمام اُمور کو انجام دینے کے لیے۔

6- کہتا ہے کہ بہن بھائیوں کی آپسی شادیوں کا کوئی جواب یا جواز نہیں بنتا اور اس کا بہترین جواب یہ ہے کہ انسان پہلے سے موجود تھے پھر آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد اور اُن کی آپس میں شادیاں ہوئیں۔

میرے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے؛ بہن اور بھائیوں کی شادیاں آپس میں اس وقت حرام ہے جائز نہیں ہے، کئی دینی مسائل جو سابقہ انبیاء میں موجود تھے حلال تھے بعد میں آہستہ آہستہ کسی اور نبی کی دعوت میں حرام ہو گئیں، اللہ تعالیٰ نے پیغام دیا اور حکم منسوخ کر دیا؛ اب آپ کے لیے بہت بڑا مسئلہ ہے کہ بہن اور بھائی کی شادی نہیں ہو سکتی اس لیے آپ نے یہ فتویٰ جاری کر دیا اور بعد میں جا کر دلیل ڈھونڈی مجھے یہ بتائیں کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے شادی کس سے کی نکاح کس سے کیا؟! یہ بچے جو ہیں یہ کس سے پیدا ہوئے؟! اُس بندے کا نظریہ یہ ہے: " کہ اولاد جو آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تھی نا وہ الگ اولاد تھی اور جو پہلے سے انسان موجود تھے وہ الگ اولاد تھی اُن کی جن کے لیے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو بھیجا گیا تو اب کیونکہ بہن بھائی کی شادی کرنا حرام ہے آپس میں تو آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد کی شادیاں ان انسانوں سے ہوئی جو پہلے سے موجود تھے جن کے لئے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو بھیجا گیا، تو ان کی آپس میں شادیاں ہوئیں پھر یہ نسل جاری ہوئی"۔

میرا اِس سے پہلے ایک سوال ہے کہ یہ جو نسل تھی آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی اپنی یہ کہاں سے پیدا ہوئی؟ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی بیوی کون ہیں؟ حوا علیہا الصلاۃ والسلام۔ حوا علیہا الصلاۃ والسلام کہاں سے آئیں؟ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے حصے سے آئی ہیں۔

تو اپنے حصے سے نکاح کر کے اولاد پیدا کرنا جائز ہے؟! اگر بہن بھائی کی شادی ممکن نہیں ہے تو کیا اپنے جسم کے حصے سے نکاح کر کے اولاد پیدا کرنا جائز ہے؟! (سبحان اللہ)۔

تو یہ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے خود فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اس ایک نفس سے اُس کی بیوی کو بھی پیدا کیا: ﴿خَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً﴾ (النساء:1)؛ پھر اولاد کو اللہ تعالی نے منتشر کر دیا پھر اولاد پیدا ہوئی۔

تو اس لیے بہن اور بھائی کی شادی آپس میں جو ہے یہ اُس وقت جائز تھی کیونکہ اور کوئی راستہ تھا ہی نہیں لیکن اُس کا ایک طریقہ تھا، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اور دیگر مفسرین کو آپ دیکھ لیں، تفسیر ابن جریر الطبری دیکھ لیں، تفسیر قرطبی دیکھ لیں، تفسیر بغوی دیکھ لیں، جتنی تفاسیر بھی ہیں جو اہل سنت والجماعت کی تفاسیر ہیں دیکھ لیں آپ اُن میں یہ واضح ہے کہ ایک پیٹ میں حوا علیہا الصلاۃ والسلام جب بچہ پیدا کرتی تھیں تو ٹوئنز (Twins) ہوتے تھے لڑکا لڑکی ہوتے تھے یہ آپس میں شادی نہیں کر سکتے تھے یہ جائز نہیں تھا جو اگلی ڈیلوری ہوتی تھی اُس میں اور بہن بھائی ہوتے تھے تو اُس میں سے بہن بھائی کی یعنی جو پہلے ڈیلوری تھی اُس کی اور دوسری کی آپس میں کراس (Cross) ہو سکتی تھی شادی، تو اس طریقے سے شادیاں ہوئیں۔

اور ہابیل اور قابیل کا قصہ جو قرآن مجید میں ہے آپس میں جو جھگڑا ہوا پھر بھائی نے بھائی کو قتل کیا اُس کی دو وجوہات تھیں:

(۱) ایک وجہ یہ تھی کہ اُس کو وہ بہن پسند تھی اپنی جو خوبصورت تھی، قابیل چاہتا تھا کہ وہ اپنی بہن سے شادی کرے جبکہ وہ ہابیل کے حق میں تھی کہ وہ اُس سے شادی کرے، تو وہ کہتا ہے کہ نہیں! میں نے اسی سے شادی کرنی ہے، اور وہ بہن تھی جائز نہیں تھا اُس کے لیے تو یہاں پر غصہ تھا۔

(۲) دوسرا کہ اُس نے اللہ تعالی کے راستے میں نفقہ جو ہے وہ کیا کیونکہ کاشتکار تھا اور جو ہابیل تھا وہ چرواہا تھا قابیل کاشتکار تھا اُس نے جو بھی سبزی ترکاری رکھا اللہ تعالی کے لیے تو اُس زمانے میں کیا ہوتا تھا؟ اچھا یہ بھی دیکھیں آپ کہ اُس زمانے میں کسی کا صدقہ قبول ہوا کہ نہیں کیسے پتہ چلتا؟ آسمان سے آگ آتی اُسے جلا دیتی؛ کیا صدقہ جلایا جاتا ہے یا فقراء مسکینوں کے لیے ہوتا ہے؟! اب یہ حکم منسوخ (ختم) ہو گیا ہے اب صدقہ کس کو دیا جاتا ہے؟ فقراء محتاجوں کو دیا جاتا ہے۔

تو اُس زمانے میں جب ہوں گے نہیں محتاج تو اللہ تعالی نے قبول کیا کہ نہیں کیا ہے آسمان سے آگ آتی جلا دیتی، تو دونوں بھائیوں نے ایک کی بکری تھی جو سب سے اچھی تھی اُس نے وہ اللہ تعالی کے صدقے کے لیے کھڑی کر دی اور دوسرے بھائی نے تھوڑا مطلب جو اُس کو پسند ناپسند جو بھی تھا بس اُس نے صدقے کے لیے دے دیا تو اللہ تعالی نے اُس کے صدقے کو قبول نہیں کیا آگ نہیں آئی نہیں جلایا لیکن جو بکریاں تھیں اُس کی آگ نے جلا دیں، تو یہ بھی حسد تھا کہ اُس کا صدقہ قبول ہوا ہے میرا قبول نہیں ہوا۔ الغرض بھائیوں کا آپس میں جھگڑا ہوا پھر یہ قصہ ہوا۔

تو اس طریقے سے یہ کہنا کہ بہن بھائی کی شادی ممکن نہیں ہے یہ ایک مفروضہ ہے آپ کا اس میں سلف کی تفسیر آپ دیکھ لیں کہ بہن بھائی کی شادی اُس وقت جائز تھی اس کراس (Cross) طریقے سے جو میں نے بتایا ہے اور اس میں سلف کے اقوال موجود ہیں اور تفسیر آپ کوئی بھی اُٹھا کر دیکھ لیں اہل سنت والجماعت کی یہ قول آپ کو ملے گا۔

پھر ایک اور بات آگے کہ اگر تمام انسان آدم کی اولاد نہیں ہیں تو پھر اُن آیات اور احادیث کا کیا معنی ہو گا جن میں اُن کا ذکر ہے باقی انسانوں کے ساتھ اور باقی انسانوں کو کس بنیاد پر خارج کیا گیا ہے؟ یعنی مثال کے طور پر دیکھیں سورۃ الأعراف میں:

﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَآ ۛ أَن تَقُولُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَٰفِلِينَ ﴿١٧٢﴾﴾ (الأعراف:172)

(اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے ظہور (پیٹھوں) میں سے ذرّیت کو نکال دیا اور گواہی ان سے لی کہ کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ سب نے گواہی دی کہ ہم یہ مان لیتے ہیں اقرار کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ربّ ہیں...)

یہ کس کا ذکر ہے؟ "بنی آدم"؛ اور آپ کے نزدیک بنی آدم الگ ہیں اور انسان جو پہلے سے موجود تھے وہ الگ ہیں۔

اچھا یہ عہد تو اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے لیا اب اُن کو آپ نے خارج کر دیا جو پہلے سے انسان موجود تھے تو اُن کا کیا قصور ہے؟!

کیا اُس عہد میں شامل ہیں کہ نہیں؟ کیا دلیل ہے کہ اس وعدے (عہد) میں وہ شامل نہیں ہیں؟! ورنہ پھر ناانصافی ہوتی ہے (نعوذ باللہ) ناکہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے تو عہد لے لیا گواہی لے لی توحید کی اور جو باقی پہلے ایوولو (evolve) ہوتے ہوئے انسان بیچارے آئے تھے اُن سے گواہی اللہ تعالیٰ نے نہیں لی؟! تو اُن کا کیا قصور ہے پھر کیونکہ وہ آدم کی اولاد نہیں ہیں؟!

یہ ڈسکریمینیشن (discrimination) یہ فرق دیکھا ہے قرآن مجید میں آپ نے کسی انسان کے ساتھ؟!

ناانصافی: ﴿...وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ﴿٤٩﴾﴾ (الکھف:49)؛ اللہ تعالیٰ ہر ظلم سے پاک ہے؛ ورنہ پھر سوال کیا ہو گا؟!

یعنی یہ حجت ہے کہ تمہاری فطرت میں بھی توحید تھی تم نے جا کر بدلا ہے اُسے قیامت کے دن یہ بھی حجت سامنے آئے گی تو اُس انسان کا پھر کیا قصور ہے وہ تو کہے گا کہ میرے پاس کوئی عہد ہی نہیں ہے کوئی گواہی نہیں ہے مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ توحید کیا ہے؟! اُس کے پاس تو حجت باقی رہی نا؟! اس لیے یہ بھی بات بے بنیاد ہے۔

اور پھر اُن احادیث میں: "يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي" (ترمذی میں یہ حدیث موجود ہے اور علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)؛ کیا اُن کے گناہ معاف ہوں گے جو بنی آدم ہیں اچھا پھر وہ جو انسان ہیں جو پہلے سے ایوولو (evolve) ہو چکے تھے اُن کے گناہ معاف نہیں ہوں گے کیا؟! کیونکہ آدم کی اولاد ہیں اللہ تعالیٰ نے خاص پیدا کیا ہے اُن کی اولاد کے ساتھ اس لیے خصوصی وہ معاملہ پیش ہو گا؟! تو بنی آدم میں ہر انسان شامل ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اس بدعقیدگی سے توبہ کریں۔

آخر میں بھائیوں کو نصیحت سے پہلے میں اس شخص کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور حق کو دلائل کی روشنی میں پہلے قبول کریں اور پھر بیان کریں اور اپنی باطل خواہشات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں اور سلف کے اقوال اور اجماع کی مخالفت نہ کریں، میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کی نصیحت کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معروف دعا ہے:

"أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ"

اور اسی طریقے سے سیدنا ابو بکر صدیق نے ایک دعا کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارش کی کہ صبح وشام کے اذکار میں آپ مجھے بتائیں کہ میں کیا پڑھوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر یہ کہو:

"قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِن شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ"

(یہ پوری حدیث ہے بڑا پیارا قصہ ہے، یہ ترمذی نے روایت کی ہے اور علامہ البانی سے صحیح کہا ہے)۔

اور یہ بھی دعا یاد رکھیں:

"اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ"

(اسے ابوداود نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)۔

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہ معروف اور مشہور قول ہے جو ہمیشہ یاد رکھیں اس طریقے کی ہر نئی بات اور فتنے سے نئے فتوے سے بچنے کے لیے بڑا پیارا اُن کا قول ہے کہ انہوں نے اپنے ایک شاگرد سے کہا ابو الحسن المیمونی اُن کے شاگرد تھے اُن سے کہا:

"إياك أن تتكلم في مسألة ليس لك فيها إمام"

(ہر گز کبھی ایسے مسئلے میں ایسی کوئی بات نہ کریں جس کا آپ سے پہلے کوئی امام کوئی آپ سے پہلے کسی نے بات نہ کی ہو)۔

سلف کے اقوال کو چھوڑ کر اجماع کو چھوڑ کر نئی بات لا کر اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے؟!

تو ہر طالب علم کو میں یہ کہتا ہوں اسے نصب العین بنائیں کہ کوئی بھی آپ کو غلط فہمی ہوتی ہے یا شیطان کا وسوسہ ہوتا ہے اور آپ کوئی نئی بات کرنا چاہتے ہیں تو اچھی طرح دیکھیں پہلے کسی سلفی عالم نے یہ بات کی ہے کہ نہیں، کی ہے تو آپ وہ بیان کر دیں اور اگر نہیں کی ہے تو نئی بات اپنی طرف سے مت کریں اگرچہ آپ کو عقل بھی کہے آپ کو کوئی بھی شخص کہے جس کو آپ بڑا دانشور سمجھتے ہیں اگر سلف کے اقوال میں سے نہیں ہے تو وہ بات مت کریں یا جب کسی سلفی عالم نے نہیں کہی ہے تو وہ بات آپ نہ کہیں۔

یہ حوالہ جو ہے **سیر أعلام النبلاء** جلد نمبر 11، صفحہ نمبر 296 امام احمد بن حنبل کا جو قول ہے یہ نصیحت جو ہے اور اس نصیحت کی بنیاد ہے یعنی امام احمد بن حنبل نے اپنی جیب سے یہ بات نہیں نکالی، فرماتے ہیں: ﴿...فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (اگر آپ نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھیں) (النحل:43): اہل علم کے پاس علم ہے وہ اہل علم ہیں اُن کو پتہ ہے اور یہ خاص اُن پر عنایت اور احسان اور فضل ہے اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اگر انہوں نے کوئی بات کی ہے تو آپ بھی وہ بات کہیں اور اگر انہوں نے بات نہیں کی ہے تو آپ کی کوئی بات نہ کریں۔

تو لاعلمی میں آپ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اور اُس کا اعلان کریں اور اپنے آپ کو اس وعید سے بچالیں، سخت وعید ہے سن لیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سورۃ النحل میں:

﴿لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝﴾ (النحل:25)

﴿لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ﴾: تاکہ اپنے بوجھ خود اٹھائیں۔ ﴿كَامِلَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ﴾: قیامت کے دن۔

انسان خود گناہگار ہے کتنے گناہ کرے گا؟! اپنے بوجھ جو اُس نے گناہ کیے ہیں وہ بھی اٹھائے گا:

﴿وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ﴾: اور اُن لوگوں کے بھار بھی اٹھائے گا جن کو اُس نے گمراہ کیا بغیر علم کے۔

اور آپ کی ان غلط باتوں سے غلط فتوے سے کتنے لوگ گمراہ ہو رہے ہیں! اور جو بھی گمراہ ہو رہے ہیں اُن سب کے ذمے دار آپ ہیں اُن سب کے بوجھ آپ نے اٹھانے ہیں کیونکہ یہ نئی بات آپ لے کر آئے ہیں۔

﴿اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ ﴿۲۵﴾﴾: اور کتنا بُرا بوجھ اٹھانے والے ہیں (نعوذ باللہ)۔

اور آپ لوگوں کو اور اُس شخص کو اور ہر سننے والے کو جو مجھے اس وقت سن رہا ہے میں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور علم حاصل کرنے کا حق ادا کریں اور اہل حق علماء سے علم لیں کیونکہ یہ علم دین ہے پس آپ یہ دیکھ لیں کہ آپ اپنا دین کس سے لے رہے ہیں اور ہر اُس شخص سے خبر دار رہیں جو اجماع اور سلف کی تفسیر کی مخالفت کرتا ہے اور منہج سلف کو سمجھنے سے قاصر ہے اور جو منہج سلف کی پیروی نہیں کرتے یا اُس کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کرتے ہیں اُن سب سے خبر دار رہیں (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو انسان کی تخلیق اور ارتقاء (evolution) کے متعلق ایک مفتی صاحب کی غلطی فہمیوں اور شبہات کا ازالہ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio